عشق کی انتہا

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بستر علالت پر تھے۔ ایک روز ناتوانی کے باعث مسجد نبوی میں جانے سے عذر کیا۔ اطلاع ہوئی کہ صحابہ امامت کے لیے انتظار کرتے ہیں۔

فرمایا: "ابو بکرؓ سے کہو۔"

عائشہؓ نے کہا "یہاں موجود نہیں ہیں"۔

پھر فرمایا کہ:

"ابو بکرؓ سے کہو۔ امامت کرائیں"۔

اور جب ابو بکرؓ مصلے پر کھڑے ہوئے تو تھر تھر کانپنے لگے کہ جہاں حضورؐ کھڑے ہوتے تھے میں کیونکر کھڑا ہو سکتا ہوں، لوگوں نے سہارا دے کر کھڑا کیا، تو آنسوؤں کی پھوار بہہ گئی۔ ذرا سا پیچھے ہٹ گئے اور رندھی ہوئی آواز میں امامت کرائی۔

جب قرآن مجید کی آخری آیت آچکی کہ آج تمہارا دین تمہارے لیے مکمل ہو گیا ہے، الیوم اکملت لکم دینکم تو صحابہ کرام خوشیوں سے بلیوں اچھلنے لگے اتنے میں کسی نے کہا:

ابو بکرؓ کہاں ہیں؟

عمرؓ تلاش کو گئے تو کھجور کے ایک درخت تلے تنہا ملول کھڑے تھے۔ عمرؓ نے کہا!

"ابو قحافہ کے بیٹے! تم یہاں کھڑے ہو، آج تو دین کی تکمیل ہو چکی"۔

فرمایا: عمرؓ، ٹھیک ہے لیکن محبوب کی جدائی کا وقت بھی قریب آگیا۔ جب دین کی تکمیل ہو چکی تو حضورؐ کا دنیا سے تعلق بھی ختم ہوتا ہے۔ اتنا کہتے ہی ہچکی بند گئی۔ اور یہ تھے ابو بکر صدیقؓ جن کی عظمت کے قدموں کو تاریخ کے لعلیں ہونٹ فرط ارادت سے بوسہ دیتے ہیں!